مالی معاملات میں خطرات کا انتظام خیار طلب کا خیار شرط کے ساتھ موازنہ

Risk Management in Financial Transactions: A Comparison of Khiyār e Sharṭ and ṭalab

عمران اللہ خٹک[i]　　　　پروفیسر ڈاکٹر شاہ محی الدین ہاشمی[ii]

Abstract

Protection of wealth is one of five major objectives of Islamic Sharī'a and no one can claim that every person of the society is expert in doing financial transactions. So, those who do not have the expertise of buying and selling have the risk to be deceived by someone.

To avoid or minimize this type of risk, Islam gives the concept of Option *(Khiyār)* which protects those who do not have good decision making power or who are not experts of the field of trade and business while making any financial contracts as Sharia option *(Khiyār)* means to choose or to select the retaining or rejecting of transaction. In this paper, the concept of Sharia option has been concisely discussed that how it is beneficial in financial risk management.

Key words: Wealth, Islamic Sharī'a , Khiyār, Business

خیار شرعی کا تعارف، افادیت اور ضرورت

دین اسلام ایک جامع مذہب ہے جس میں ہر شعبہ زندگی کی رہنمائی موجود ہے، مشقت اور تکلیف کے لمحات میں اس کے احکام لچک اور آسانی پر مبنی ہوتے ہیں جس کی بنا پر کسی کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے میں کسی قسم کی الجھن اور پریشانی کا شکار نہیں ہونا پڑتا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ[1]

"اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لئے دین میں تنگی نہیں رکھی۔"

زندگی کے دیگر شعبہ جات کی طرح مالی معاملات بھی ایک بڑا اور اہم شعبہ ہے اور اس کے بہت سارے پہلو ہیں

---

i　پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ و ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ii　ڈین کلیہ عربی و علوم اسلامیہ، چیئرمین شعبہ اسلامی فکر، تاریخ و ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

جن میں سے ہر ایک پہلو کو صحیح طریقے سے نبھانے اور اس میں اپنی ضرورت پوری کرنے کی ہر فرد میں مہارت اور صلاحیت موجود نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بسا اوقات نقصان میں پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

دوسری طرف اگر بیع کا ہر جائز معاملہ بہر صورت لازم ہوتا تو اس سے ایک تو مارکیٹ میں موجود دھوکے باز اور مکار افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی جبکہ دوسری طرف عدم مہارت کی وجہ سے عام شہریوں کا مختلف اشیاء کی خرید وفروخت کرتے وقت نقصان میں واقع ہونے کا اندیشہ رہتا۔ حالانکہ مشقت میں آسانیاں دینا اور طاقت واستطاعت کے مطابق احکامات لاگو کرنا قدرت کا قانون ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا[2]

"اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتے۔"

اس آیت کریمہ اور اس جیسی دیگر نصوص سے فقہاء کرام نے ایسے اصول مستنبط کیے ہیں جو کسی امر شرعی پر عمل کرنے میں مشکل پیدا ہونے کی صورت میں دوسرے متبادل اور آسان پہلو کی رہنمائی کرتے ہیں جیسے:

المشقة تجلب التيسير[3]

"مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے۔"

ایسے ہی ضرورت کی بنیاد پر ممنوع چیز میں بھی بسا اوقات جواز والی صورت پیدا کر دی جاتی ہے اس حوالے سے ایک مشہور فقہی قاعدہ ہے:

الضرورات تبيح المحظورات[4]

"ضرورتیں ممنوعات کو مباح قرار دیتی ہیں۔"

یہ بات جاننا ضروری ہے کہ جس خیار کا شریعت نے تصور دیا ہے اس کا لغت میں اور فقہ کی اصطلاح میں کیا معنی ہے، آئندہ سطور میں اس امر کی وضاحت کی جارہی ہے۔

خیار کا لغوی معنیٰ

خیار عربی زبان کا لفظ ہے یہ ثلاثی مجرد میں باب ضرب سے آتا ہے اور اس کا مادہ "خ ی ر" ہے، عربی لغت میں یہ مختلف ابواب درج ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے:

چننا اور منتخب کرنا[5]، ترجیح دینا[6]، کسی کام میں خیر طلب کرنا[7]، دو یا زیادہ امور میں کسی بھی ایک کے کرنے کی آزادی یا اجازت دینا[8]، اچھا، بہتر اور مفید[9] اور مال کثیر[10]۔

اسی مادہ سے جب لفظ خیرات بطور جمع استعمال ہو تو اس کے دو معانی آتے ہیں۔

(الف) اعمال صالحہ(11)

(ب) جنت کی بہترین حوریں(12)

خیار کا اصطلاحی معنی

خیار کی اصطلاحی تعریف ائمہ اربعہ میں سے علماء شوافع اور حنابلہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے جبکہ حنفی اور مالکی علماء کی دستیاب کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ علماء نے خیار کی جو تعریفیں کی ہیں ان سب کا حاصل الفاظ کے اختلاف کے باوجود ملتا جلتا ہے، ذیل میں چند تعریفات ذکر کی جاتی ہیں۔

چنانچہ علامہ شربینی شافعی نے فرمایا ہے:

الْخِيَارُ هُوَ طَلَبُ خَيْرِ الْأَمْرَيْنِ مِنْ إمْضَاءِ الْعَقْدِ أَوْ فَسْخِهِ[13]

"کسی چیز کا عقد برقرار رکھنے یا اس کو فسخ کرنے میں سے بہتر امر کا انتخاب کرنے کو خیار کہتے ہیں۔"

حنابلہ نے خیار کی تعریف یوں کی ہے:

الخيار: اسم مصدر اختار وهو طلب خير الأمرين[14]

" خیار (باب افتعال) اختار سے اسم مصدر ہے، جو دو امور میں سے بہتر کے انتخاب کو کہتے ہیں۔"

ان علماء کی کتب میں خیار کی درج ذیل تعریف کی گئی ہے جنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف کی بنیاد مذاہب اربعہ میں سے کسی خاص مذہب پر نہیں رکھی، چنانچہ علامہ عبدالرحمن الجزیریؒ فرماتے ہیں:

معنى الخيار في البيع وغيره: طلب خير الأمرين منهما، والأمران في البيع الفسخ والإمضاء فالعاقد مخير بين هذين الأمرين[15]

" بیع اور اس کے علاوہ امور میں خیار کا معنی "دو امور میں سے بہترین امر کو تلاش کرنا" اور بیع میں یہ امور "بیع کو فسخ کرنا" یا "برقرار رکھنا" ہے اور عاقد کو ان دو امور میں اختیار ہوتا ہے۔"

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار کی لغوی اعتبار سے زیادہ تر معروف معانی سات ہیں جن میں سے منتخب کرنا، چننا اور دو امور میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا وغیرہ ہیں، ان لغوی معانی کے ساتھ اصطلاحی معنی کی زیادہ مطابقت ہے کیونکہ جن علماء نے خیار کا اصطلاحی معنی ذکر کیا ہے، اُن سب نے انہی لغوی معانی کا کسی حد تک لحاظ کیا ہے جب کہ خیار کا اصطلاحی معنی احناف اور مالکیہ نے اپنی کتب میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا جب کہ شوافع، حنابلہ اور دیگر ان علماء نے اس کا اصطلاحی معنی بیان کیا ہے

جنہوں نے اپنی کتابوں کی تالیف میں مذاہب اربعہ میں سے کسی مخصوص مذہب کو نہیں اپنایا البتہ ان سب اصطلاحی تعریفات کا حاصل یہ ہے کہ "دو امور میں سے بہترین کا انتخاب کرنا" یعنی عقد بیع کو فسخ کرنے یا برقرار رکھنے میں سے جو عاقد اور صاحب خیار کیلئے زیادہ مفید ہو، اس کا انتخاب کرنے کو شرعی رو سے خیار کہا جاتا ہے۔

عقل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ بیوعات میں کوئی معاملہ جب ایک مرتبہ مکمل ہو جائے تو پھر فریقین میں سے کسی کو اس کی فسخ کی اجازت نہیں ہونی چاہئے لیکن چونکہ اس صورت میں عام شہریوں کو حرج لازم ہے اس لئے کہ معاشرے کے ہر فرد میں کاروباری مہارتیں موجود نہیں ہوتی جبکہ دوسری طرف غیر ماہر آدمی کا اپنے ہر مالی معاملے کیلئے کسی ماہر آدمی کی خدمات حاصل کرنا بھی باعث مشقت ہے، اس لئے شریعت مطہرہ نے رسک مینیجمنٹ ٹول کے طور پر اس سلسلے میں "خیار" کا تصور دیا ہے جس کی بنا پر کوئی غیر ماہر آدمی بھی اپنے آپ کو مالی نقصان سے بچا سکتا ہے، کسی معیوب چیز کو خریدنے کے بعد بھی واپس کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے اور کسی بن دیکھے خریدی ہوئی چیز کو دیکھ لینے کے بعد پسند اور ناپسند کرنے میں بااختیار ہوتا ہے، مزید یہ کہ اس خیار کی بنیاد پر اس کو سوچ بچار کا موقع بھی مل جاتا ہے، اس حوالے سے حدیث کی کتابوں میں حضرت حبان ابن منقذؓ کا تذکرہ ملتا ہے کہ ان کو خرید و فروخت کے معاملات میں نقصان ہوتا تھا جس کا انھوں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ اس کے بعد جب تم کوئی بیع و شراء کا معاملہ کرو تو اس کو یہ کہا کرو" بِعْ وَقُلْ: لَا خِلَابَةَ "خرید و فروخت کیا کرو اور کہا کرو کہ دھوکہ نہیں ہوگا[16]۔

ایسے ہی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ لاعلمی میں کسی معیوب چیز کو خرید لینے کے بعد اس کا عیب معلوم ہونے پر تصرف کیے بغیر خریدار کو اسی چیز کے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہے،[17] اب اگر اس صورت میں خریدنے والے کو یہ حق حاصل نہ ہوتا تو یہ امر ضرر اور تنگی کا باعث بنتا حالانکہ دین حنیف حتی الامکان تنگی اور ضرر کو دفع کرتا ہے اور آسانی پیدا کرتا جیسے کہ شریعت کا مشہور ضابطہ ہے:

الضرر یزال[18]

"نقصان کو (ممکنہ حد تک) زائل کیا جائے گا۔"

خیار شرعی کی حکمت

خیارات کی کچھ اقسام کا تعلق انسان کے اپنے ارادے سے ہے جیسے کہ خیار شرط اور خیار مجلس وغیرہ جب کہ کچھ خیارات انسان کو حکمی طور پر حاصل ہوتے ہیں جیسے خیار عیب، خیار غبن اور خیار تدلیس وغیرہ۔ ارادی خیارات کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے عاقدین میں سے ہر ایک کو اپنی چیز کی خرید یا فروخت میں سوچ بچار کا موقع مل جاتا ہے

جب کہ خریدنے والے کو خریدی جانے والی چیز کا کسی اور ماہر بندے کے ذریعے جانچنے اور پرکھنے کا موقع مل جاتا ہے، اسی امر کی وضاحت علماء نے یوں کی ہے:

أَمَّا الْغَرَضُ مِنَ الْخِيَارَاتِ الإِرَادِيَّةِ فَإِنَّهُ يَخْتَلِفُ عَنِ الْغَرَضِ مِنَ الْخِيَارِ فِي صَعِيدِ الْخِيَارَاتِ الْحُكْمِيَّةِ. فَفِي الْخِيَارَاتِ الإِرَادِيَّةِ يَكَادُ الْبَاعِثُ عَلَيْهَا يَكُونُ أَمْرًا وَاحِدًا هُوَ مَا دَعَاهُ الْفُقَهَاءُ بِالتَّرَوِّي، أَيِ التَّأَمُّل- - - وَالتَّرَوِّي سَبِيلُهُ أَمْرَانِ: الْمَشُورَةُ لِلْوُصُول إِلَى الرَّأْيِ الْحَمِيدِ، أَوِ الاِخْتِبَارُ --، قَال ابْنُ رُشْدٍ: "وَالْخِيَارُيَكُون لِوَجْهَيْنِ: لِمَشُورَةٍ وَاخْتِبَارِ الْمَبِيعِ،أَوْ لأِحَدِ الْوَجْهَيْنِ وَيَقُول بَعْدَئِذٍ: الْعِلَّةُ فِي إِجَازَةِ الْبَيْعِ عَلَى الْخِيَارِ وَحَاجَةِ النَّاسِ إِلَى الْمَشُورَةِ فِيهِ، أَوِ الاِخْتِيَارِ[19]

"خیارات ارادیہ کا مقصود خیارات حکمیہ سے یکسر مختلف ہے کیوں کہ اس کا باعث ایک ہی امر ہے جس کو فقہاء تروی یعنی فکر و تدبر کہتے ہیں جس میں ایک تو کسی چیز کے بارے میں اچھی رائے قائم کرنے میں مشورہ مقصود ہوتا ہے جب کہ دوسری چیز مبیع کا کسی تجربہ کار کے ذریعے جانچ پڑتال کرنا مطلوب ہوتا ہے، چنانچہ علامہ ابن رشد فرماتے ہیں: "خیار مشورہ کرنے اور مبیع کو پرکھنے ان دو امور کیلئے ہوتا ہے یا پھر دونوں میں سے کسی ایک امر کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی مشروعیت کی علت بھی لوگوں کا مشورہ کرنے اور پرکھنے کیلئے محتاج ہونا ہے۔"

دوسری جانب حکمی خیارات میں مقصد لاعلمی کی صورت میں ہونے والے نقصان کی تلافی کرنی ہوتی ہے، وہ نقصان جو عقد مکمل ہونے سے لازم آتا ہے اس قسم کی خیارات سے ایسے ضرر کا ازالہ مقصود ہوتا ہے، جیسے کہ درج ذیل عبارت میں فرمایا گیا ہے:

الْغَرَضُ فِي الْخِيَارَاتِ الْحُكْمِيَّةِ: بِالرَّغْمِ مِنْ تَعَدُّدِ أَسْبَابِهَا هُوَ تَلاَفِي النَّقْصِ الْحَاصِل بَعْدَ تَخَلُّفِ شَرِيطَةَ لُزُومِ الْعَقْدِ. وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ تَحَقَّقَتْ شَرَائِطُ الاِنْعِقَادِ وَالصِّحَّةِ وَالنَّفَاذِ،أَيْ أَنَّ الْخِيَارَاتِ الْحُكْمِيَّةَ لِتَخْفِيفِ مَغَبَّةِ الإِخْلاَل بِالْعَقْد فِي الْبِدَايَةِ لِعَدَمِ الْمَعْلُومِيَّةِ التَّامَّةِ، أَوْ لِدُخُول اللَّبْسِ وَالْغَبْنِ وَنَحْوِهِ مِمَّا يُؤَدِّي إِلَى الإِضْرَارِ بِالْعَاقِدِ،أَوْ فِي النِّهَايَةِ كَاخْتِلاَل التَّنْفِيذِ. فَالْغَايَةُ مِنَ الْخِيَارَاتِ الْحُكْمِيَّةِ تَمْحِيصُ الإِرَادَتَيْنِ وَتَنْقِيَةُ عُنْصُرِالتَّرَاضِي مِنَ الشَّوَائِبِ تَوَصُّلاً إِلَى دَفْعِ الضَّرَرِعَنِ الْعَاقِدِ[20]"

"حکمی خیارات کا مقصد اس کے متعدد اسباب کے باوجود صرف اور صرف یہی ہے کہ اس نقصان کی تلافی کی جائے جو عقد پورا ہونے کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔ اور یہ منعقد ہونے، صحیح ہونے اور نافذ ہونے کی شرائط پوری ہونے کے بعد ہوتا ہے، یعنی حکمی خیارات (کی مشروعیت کبھی) کسی عقد کی ابتداء میں مبیع کے بارے میں مکمل علم نہ ہونے کی وجہ سے اس میں خلل پیدا ہونے کی صورت میں نقصان کے ازالے کیلئے، یا التباس پیدا ہونے اور دھوکے یا کسی اور صورت جس میں عاقد کا نقصان ہو (اس کے ازالے کیلئے) یا آخر میں (کسی واقعی نقصان کی ازالے کیلئے ہو) جیسے کہ (ایسی چیز جس کے) نافذ ہونے میں خلل ہو۔ حاصل یہ ہے کہ خیارات حکمیہ (مذکورہ بالا) دونوں امور کی تکمیل اور عاقدین کے باہمی رضامندی کے عنصر کو تمام شکوک سے صاف رکھنے کیلئے ہے، تاکہ عاقدین (مالی) ضرر میں واقع ہونے سے محفوظ ہو۔"

خیار شرعی اور مقاصد شرعیہ

مقاصد شرعیہ بنیادی طور پر پانچ ہیں (1) حفظ دین (2) حفظ جان (3) حفظ عقل (4) حفظ نسل (5) حفظ مال[21]، ان میں سے ہر مقصد کی اپنی جگہ اہمیت ہے جن کو پورا کرنے کیلئے شریعت نے مختلف طور طریقوں سے رہنمائی کی ہے۔ ان میں سے حفظ مال ایک اہم مقصد ہے، اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے اسلام نے جہاں اور ضابطے دیے ہیں وہاں "خیار شرعی" کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے اس لیے کہ اس کے استعمال میں لانے سے بسا اوقات کوئی بھی بندہ اپنے مالی نقصان میں واقع ہونے سے بچ سکتا ہے، اس کی بنا پر کوئی خریدار معیوب چیز کو لاعلمی میں خریدنے پر واپس کر سکتا ہے، کوئی غیر ماہر آدمی کسی چیز کو خریدتے ہوئے یا بیچتے ہوئے (کسی دوسرے ماہر آدمی سے اسی چیز کے بارے میں مشورہ کرنے کیلئے) کسی خاص مدت تک کیلئے اسی چیز کے بارے میں عقد کے باوجود اپنے فیصلے کو موقوف کر سکتا ہے اور اسی طرح کی دیگر صورتوں میں بھی کئی قسم کے نقصانات سے بچ سکتا ہے۔

خلاصہ بحث

کہ خیار کبھی جلب منفعت (خریدی جانی والی چیز کے بارے میں مشورہ کرنے اور اس کی کسی ماہر کے ذریعے جانچنے اور پرکھنے) کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی دفع مضرت (خریدنے یا بیچنے میں دھوکے سے بچنے یا معیوب چیز کے عقد کرنے کی وجہ سے اسی چیز کے ذمہ پر لازم ہونے سے بچنے) کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ایسے مواقع پر ایسے احکامات کا صدور انسانی ضروریات کو دین کے دائرے میں پورا کرنے کیلئے ہوتا ہے تاکہ شریعت کے مقاصد احسن طریقے سے پورے ہوں۔

حواشی و حوالہ جات

1 سورۃ الحج 22 :78

2 سورۃ البقرہ:286

3 السبکی، تاج الدین عبدالوهاب بن تقی الدین، الأشباه والنظائر (مصر: دار الكتب العلميه (س۔ن) 1: 49

4 الزركشی، محمد بن عبدالله بن بهادر، المنثور فی القواعد الفقهية (كويت: وزارة الأوقاف الكويتيه (س۔ن) 3: 317

5 کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الجدید (لاہور: ادارہ اسلامیات (س۔ن) مادہ "خیر"، ص :207 ۔۔۔مولانا کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید لاہور: ادارہ اسلامیات (س۔ن)، مادہ "خیر"، ص 489

جیسے "خَارَ الشيْءَ انْتَقا هُو اصْطَفَاهُ" مجرد سے منتخب کرنے کے معنی میں ہے۔ (مرتضی الزبیدی، محمّد بن محمّد بن عبدالرزّاق

،تاج العروس من جواھر القاموس،(بیروت: دار الھدایہ (س-ن) مادہ "خیر" 11: 238، یعنی باب افتعال سے اس کا ایک معنی چننا اور منتخب کرنا آتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وانا اخترتک فاستمع لمایوحی "اور میں نے تجھے منتخب کیا ہے پس اس کو غور سے سنو جس کی تجھ پہ وحی کی جارہی ہے۔" (سورۃ طٰہ 20: 13)اسی طرح ایک اور جگہ پہ ارشاد ہے: وربک یخلق مایشاءویختار "اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور (جو) منتخب کرتا ہے۔" سورۃ القصص 28: 68

باب استفعال سے بھی یہ منتخب کرنے کے معنی میں مستعمل ہوا ہے جیسے:

استخاره۔انتقاه هو اصطفاه "اس نے (کسی) چیز کو منتخب کیا۔" (ابراہیم مصطفی، المعجم الوسیط (مصر: دار الدعوۃ (س-ن) باب الخاء، مادۃ: "خیر "اسی طرح باب تفعل سے بھی چننے اور منتخب کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے:

تخیَّرصدیقه: اختاره، اصطفا هو انتقاه۔(الدکتور، أحمد مختار عمر، معجم اللغة العربیة المعاصرة (مصر: عالم الکتب، 1429ھ/ 2008م)، رقم المادة: 1711، "خ ی ر" جیسے قرآن میں ہے:

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ "اور ان پھلوں میں سے جن کو تم پسند (منتخب) کرتے ہو۔" سورۃ الواقعہ 56: 20

6 　 مجرد سے اس معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے خارالموت علی الدنیّة. "اس نے بے عزتی پر موت کو ترجیح دی۔" (معجم اللغة العربیة المعاصرة، رقم المادة: 1711، "خ ی ر")

باب افتعال سے بھی اسی معنی میں مستعمل ہے جیسے واخْتَرْتُه (عَلَيْهِم) ،عُدِّي بَعَلَى لأَنَّه فِي مَعْنَى فَضَّلْتُه. "میں نے ان پر اس کو ترجیح دی، یہ "علی" (حرف جر) کے ساتھ متعدی ہوا، کیونکہ یہ فضیلت دینے کے معنی میں ہے۔" (تاج العروس من جواہر القاموس، مادہ "خیر" ج 11، ص 243)

اسی طرح باب تفعیل سے بھی ترجیح دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے

خیر استاذه علی سائر الطلاب "اس نے اپنے استاذ کو تمام طلبہ پر ترجیح دی۔" (القاموس الجدید، مادہ "خیر"، ص 207۔۔۔ معجم اللغة العربیة المعاصرة، رقم المادة: 1711، "خ ی ر")

7 　 اس معنی میں یہ مادہ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے جیسے لاخاب من استخار "وہ نامراد نہیں ہوگا جس نے استخارہ (خیر طلب) کیا۔" (القاموس الوحید، مادہ "خیر"، ص 489) اور "صلاۃ الاستخارۃ" کو بھی اس لئے استخارہ کی نماز کہتے ہیں کہ اسی کے ذریعے خیر کو طلب کیا جاتا ہے یعنی اس نماز کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی ایک جہت کی بہتری اور اولوئیت معلوم کی جاتی ہے۔ (القاموس الوحید، مادہ "خیر"، ص 489)

8 　 اس معنی میں یہ مادہ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا (البخاری، ابو عبداللہ: محمد ابن اسماعیل، الصحیح البخاري، باب صفة النبی ﷺ) "آپ ﷺ کو

دو امور میں سے اجازت نہیں دی گئی مگر یہ کہ آپ ہمیشہ آسان جہت کو لیتے تھے بشر طیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔"

اسی طرح جب کسی دوست کو کسی کام میں اس کے کرنے یا نہ کرنے میں آزادی اور اختیار دی جاتی ہے تب کہا جاتا ہے کہ: خيَّر صديقَه بين القبول والرَّفض "اس نے اپنے دوست کو قبول یا رد (ہر دو میں سے کسی بھی ایک کے) کرنے کی آزادی دی۔" (معجم اللغة العربية المعاصرة، رقم المادة: 1711، "خ ي ر")

اسی طرح باب افتعال سے "اختیاری" اسی معنی میں استعمال ہوتا جیسے: جاءت أسئلة الامتحان اختياريّة "امتحان میں اختیاری سوالات آئے تھے۔" (القاموس الوحید، مادہ "خیر"، ص 489) یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب امتحان میں ایسے سوالات ہوں جن کے کرنے یا نہ کرنے کی آزادی ہو۔

9 مجرد "خار" سے جب یہ مادہ صیغہ اسم تفضیل کے ساتھ مستعمل ہو تو اس کا معنی بہتر اور مفید آتا ہے جیسے قرآن میں ہے: هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ "وہ اس سے بہتر ہے جس کو تم جمع کر رہے ہو۔" (سورۃ یونس 10 :58)

اسی طرح لفظ خیار جب کسی جنس کی طرف مضاف ہو تو بھی اس کا معنی افضل اور بہتر آتا ہے جیسے خيار الشّيء: أفضله "کسی چیز کا خیار ہونا اس کے اچھا ہونے کو کہتے ہیں۔" (معجم اللغة العربية المعاصرة، رقم المادة: 1711، "خ ي ر")

10 إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ "جب مال چھوڑے تو اپنے والدین اور اقرباء کیلئے اچھائی کی وصیت کرے۔" (سورۃ البقرۃ 2 :180)

11 جیسے قرآن میں ہے: إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ "بے شک وہ لوگ اچھے اعمال کی طرف جلدی کرتے ہیں۔" (سورۃ الانبیاء 21 :90)

12 جیسے قرآن میں ہے: فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ "ان (جنتوں) میں بہترین حوریں ہیں۔" (سورۃ الرحمٰن 55 :70)

13 الخطیب الشربینی، شمس الدین، محمد بن أحمد، مغنی المحتاج (بیروت: دار الکتب العلمیہ (س-ن) 2 : 402

14 البہوتی، منصور بن یونس، الروض المربع شرح زاد المستقنع (بیروت: دار المؤید، موسسۃ الرسالۃ، 1422ھ) 1: 322

15 الجزیری، عبد الرحمن بن محمد عوض، الفقہ علی المذاہب الأربعہ (لبنان: دار الکتب العلمیہ، بیروت (س-ن) 2: 154

16 الدار قطنی، أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد، سنن الدار قطنی (لبنان: موسسۃ الرسالہ، بیروت (س-ن) 4: 7

17 العینی، محمود بن أحمد بدر الدین، البنایۃ شرح الہدایۃ (لبنان: دار الکتب العلمیۃ، بیروت (س-ن) 8: 97

18 ابن نجیم، زین الدین بن إبراہیم بن محمد، الاشباہ والنظائر (لبنان: دار الکتب العلمیۃ، بیروت (س-ن) 1: 72

19 جماعۃ العلماء، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ (الکویت: وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ (س-ن) 20: 46

20 مجموعۃ من المؤلفین، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ (الکویت: وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ (س-ن) 20: 46

21 أحمد الریسونی، نظریۃ المقاصد عند الإمام الشاطبیّ (قاہرہ: الدار العالمیۃ للکتاب الإسلامی (س-ن) 1: 36